Allama iqbal open university AIOU solved assignment no 2 intermediate autumn 2024

Code 316 Islamiat

Q.1

کتابت حدیث کے آغاز اور عہد نبوی میں کتابت حدیث پر مضمون تحریر کریں۔

Ans;

کتابت حدیث کا آغاز اور عہد نبوی میں کتابت حدیث

عرب میں کتابت کا رواج

اسلام سے پہلے عرب معاشرے میں کتابت کا رواج بہت کم تھا۔ زیادہ تر لوگ زبانی یادداشت پر انحصار کرتے تھے، کیونکہ شاعری اور کہانیاں یاد کرنے میں عرب ماہر تھے۔ لیکن جب اسلام آیا تو لکھنے اور پڑھنے کو خاص اہمیت دی گئی۔

حدیث کی اہمیت

حدیث رسول ﷺ دین اسلام کی بنیادوں میں سے ایک اہم بنیاد ہے۔ قرآن کے بعد دین کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے حدیث ناگزیر ہے۔ حدیث میں نبی اکرم ﷺ کے اقوال، اعمال اور تائیدات شامل ہیں، جو دین کے ہر پہلو کو واضح کرتی ہیں۔

عہد نبوی میں کتابت حدیث

studyvillas.com

عہد نبوی میں کتابت حدیث کے لیے ایک خاص حکمت عملی اپنائی گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے قرآن کریم کی حفاظت کو اولین ترجیح دی اور صحابہ کرام کو قرآن لکھنے کی تاکید کی۔ لیکن احادیث کی کتابت میں ابتدا میں احتیاط کی گئی تاکہ قرآن اور حدیث کے درمیان کوئی خلط نہ ہو۔

کتابت حدیث کی اجازت

نبی اکرم ﷺ نے پہلے فرمایا:
اس حکم کا مقصد یہ تھا کہ قرآن کریم کو احادیث سے الگ رکھا جائے تاکہ کوئی شبہ نہ ہو۔ لیکن بعد میں بعض صحابہ کو احادیث لکھنے کی اجازت دی گئی، خاص طور پر جب یہ خطرہ کم ہو گیا کہ لوگ قرآن اور حدیث کو خلط ملط کر دیں گے۔

صحابہ کرام کی کتابت حدیث

بعض صحابہ کرام نے احادیث کو لکھنے کا اہتمام کیا، جن میں اہم ترین درج ذیل ہیں:

1. **عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ:**
   انہوں نے "صحیفہ صادقہ" کے نام سے ایک مجموعہ ترتیب دیا، جس میں نبی ﷺ کی احادیث درج تھیں۔
2. **ابو ہریرہؓ:**
   وہ احادیث یاد کرنے میں مشہور تھے لیکن انہوں نے چند احادیث کو لکھا بھی تھا۔
3. **زید بن ثابتؓ:**
   جو قرآن لکھنے والے مشہور کاتب تھے، انہوں نے بعض احادیث بھی قلمبند کیں۔

studyvillas.com

کتابت حدیث کے فوائد

1. **احادیث کی حفاظت:**
   لکھنے سے احادیث محفوظ ہو گئیں اور ان میں تبدیلی کا کوئی خطرہ نہ رہا۔
2. **علم کی اشاعت:**
   کتابت کے ذریعے دین کی تعلیمات کو زیادہ لوگوں تک پہنچانے میں آسانی ہوئی۔

3. **اسلامی علوم کی ترتیب:**
لکھنے کی بدولت احادیث کو منظم انداز میں محفوظ کرنے میں مدد ملی۔

عہد نبوی میں احتیاط

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات یقینی بنائی کہ قرآن اور حدیث کے درمیان واضح فرق رہے۔ اسی لیے ابتدا میں زیادہ زور زبانی یادداشت پر دیا گیا۔ بعد میں، جب یہ خطرہ کم ہو گیا کہ قرآن اور حدیث میں اختلاط ہوگا، تو کتابت کی اجازت دی گئی۔

خلاصہ

عہد نبوی میں کتابت حدیث کے لیے ایک محتاط اور تدریجی حکمت عملی اپنائی گئی۔ ابتدا میں زبانی یادداشت کو ترجیح دی گئی، لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا گیا، کتابت کو رائج کیا گیا تاکہ اسلامی تعلیمات کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کیا جا سکے۔

Q.2

صحاح ستہ سے کیا مراد ہے اور ان کے نام کیا ہیں تدوین حدیث کے مختلف ادوار تحریر کریں۔

Ans;

صحاح ستہ سے کیا مراد ہے؟

صحاح ستہ حدیث کی چھ مشہور اور مستند ترین کتابوں کو کہا جاتا ہے، جنہیں اسلامی علوم میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہ کتابیں احادیث کو جمع کرنے، تحقیق کرنے اور ان کی درجہ بندی کے لحاظ سے بہترین مانی جاتی ہیں۔ ان کتب کو حدیث کی معتبر ترین کتب میں شمار کیا جاتا ہے، اور ان پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے۔

studyvillas.com

صحاح ستہ کے نام اور مصنفین

1. **صحیح بخاری**
   - **مصنف:** امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ
   - سب سے معتبر کتاب، قرآن کے بعد اسے اسلامی علوم میں سب سے زیادہ مستند مانا جاتا ہے۔
2. **صحیح مسلم**
   - **مصنف:** امام مسلم بن حجاج نیشاپوریؒ
   - یہ کتاب صحیح بخاری کے بعد مستند ترین ہے۔
3. **سنن ابی داود**
   - **مصنف:** امام ابو داود سجستانیؒ
   - اس کتاب میں فقہی احادیث کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔
4. **جامع ترمذی**
   - **مصنف:** امام محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ
   - اس میں فقہی مسائل اور احادیث کی درجہ بندی کی گئی ہے۔
5. **سنن نسائی**
   - **مصنف:** امام احمد بن شعیب نسائیؒ
   - یہ کتاب احادیث کی تحقیق اور سند کی مضبوطی کے لیے مشہور ہے۔
6. **سنن ابن ماجہ**
   - **مصنف:** امام محمد بن یزید ابن ماجہؒ
   - یہ کتاب فقہ اور دیگر موضوعات پر احادیث کو جمع کرنے کے حوالے سے اہم ہے۔

تدوین حدیث کے مختلف ادوار

studyillas.com

1. عہد نبوی ﷺ (پہلا دور)

- نبی اکرم ﷺ کے دور میں احادیث کو زیادہ تر زبانی یاد کیا جاتا تھا۔
- قرآن مجید کی کتابت کو زیادہ اہمیت دی گئی، لیکن بعض احادیث لکھی بھی گئیں۔
- عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ نے "صحیفہ صادقہ" کے نام سے احادیث کا ایک مجموعہ ترتیب دیا۔

2. عہد صحابہؓ (دوسرا دور)

- نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام نے حدیث کی حفاظت کو اپنی ذمہ داری سمجھا۔
- حدیث کو زبانی یاد کرنے کے ساتھ ساتھ کتابت کا عمل بھی شروع کیا گیا۔
- مثال کے طور پر، ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ نے احادیث کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی۔

3. عہد تابعینؒ (تیسرا دور)

- اس دور میں تابعین نے صحابہ کرام سے احادیث کو حاصل کیا اور انہیں آگے پہنچایا۔
- کتابت اور تدوین حدیث کا عمل زیادہ منظم ہوا۔
- احادیث کو موضوعات کے اعتبار سے مرتب کیا جانے لگا۔

4. دور ائمہ حدیث (چوتھا دور)

- یہ دوسری اور تیسری صدی ہجری کا دور ہے۔
- اس وقت احادیث کو جمع کرنے، ان کی تحقیق کرنے اور انہیں کتابی صورت میں مرتب کرنے کا عمل عروج پر پہنچا۔
- امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، اور دیگر ائمہ نے اپنی مشہور کتابیں مرتب کیں۔
- مستند اور غیر مستند احادیث کو الگ کرنے کے اصول وضع کیے گئے۔

5. بعد کے ادوار (پانچواں دور)

- اس دور میں حدیث کی شروح اور تبویب پر کام کیا گیا۔

studvillas.com

- علوم حدیث میں مزید تحقیق اور تخصص کا آغاز ہوا۔
- احادیث کی تشریح کے لیے مشہور شروح لکھی گئیں، جیسے فتح الباری (شرح صحیح بخاری) اور شرح نووی (صحیح مسلم کی شرح)۔

خلاصه

صاح سته حدیث کی چھ اہم ترین کتابیں ہیں جو اسلامی تعلیمات کی بنیاد کو محفوظ رکھتی ہیں۔ تدوین حدیث ایک طویل اور تدریجی عمل تھا، جو عہد نبوی سے شروع ہو کر ائمه حدیث کے دور میں تکمیل کو پہنچا۔ ان کتب کی اہمیت یه ہے که انہوں نے دین کی اصل تعلیمات کو محفوظ رکھنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

Q.3

صدق سچائی پر جامعه نوٹ تحریر کریں۔

Ans:

صدق (سچائی) پر جامع نوٹ

تعریف

صدق عربی زبان کا لفظ ہے، جس کا مطلب سچائی، راست گوئی اور دیانت داری ہے۔ صدق کا تعلق انسان کے قول، فعل اور نیت سے ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں صدق کو ایک اعلیٰ اخلاقی قدر اور ایمان کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ صدق وہ صفت ہے جس سے انسان کا کردار مضبوط اور دوسروں کے لیے قابل اعتماد بنتا ہے۔

صدق کی اہمیت

studyvillas.com

1. **قرآن کریم میں صدق کا ذکر:**
قرآن مجید میں صدق کو ایمان کی نشانی اور اللہ کے پسندیدہ اعمال میں شامل کیا گیا ہے
ترجمہ: اے ایمان والو !اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔
2. **حدیث نبوی میں صدق کی اہمیت:**
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا
ترجمہ: سچائی اختیار کرو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے، اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔

صدق کی اقسام

1. **صدق فی القول:**
قول میں سچائی یعنی جو بات کہی جائے وہ حقیقت پر مبنی ہو اور جھوٹ سے پاک ہو۔
2. **صدق فی العمل:**
عمل میں صدق کا مطلب ہے کہ انسان کے اعمال اس کی نیت اور اقوال کے مطابق ہوں۔
3. **صدق فی النیت:**
نیت میں سچائی کا مطلب ہے کہ انسان کے دل میں اللہ کی رضا اور خلوص ہو اور اس کا مقصد ریاکاری نہ ہو۔

صدق کے فوائد

1. **اعتماد کا قیام:**
صدق انسان کو معاشرے میں قابل اعتماد بناتا ہے، اور لوگ اس پر بھروسہ کرتے ہیں۔
2. **دل کی پاکیزگی:**
سچ بولنے سے انسان کے دل کو سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔
3. **اللہ کی رضا:**
سچائی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، اور صدق اختیار کرنے والے کو اللہ کی قربت حاصل ہوتی ہے۔

studyvillas.com

4. **نیکی کی رہنمائی:**
صدق انسان کو نیک اعمال کی طرف لے جاتا ہے اور اس کے کردار کو سنوارتا ہے۔

جھوٹ کے نقصانات کے مقابل صدق

- جھوٹ انسانی وقار کو نقصان پہنچاتا ہے، جبکہ صدق انسان کو عزت عطا کرتا ہے۔
- جھوٹ سے تعلقات میں خرابی پیدا ہوتی ہے، لیکن صدق سے محبت اور بھائی چارہ بڑھتا ہے۔
- جھوٹ اللہ کی ناراضی کا سبب بنتا ہے، جبکہ صدق اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔

صدق کی عملی مثالیں

1. **نبی اکرم ﷺ کی زندگی:**
آپ ﷺ کو کفار بھی "صادق "اور "امین "کہتے تھے۔ یہ آپ کی سچائی اور دیانت داری کی سب سے بڑی دلیل ہے۔
2. **صحابہ کرامؓ کا کردار:**
صحابہ کرام نے اپنی زندگی میں صدق کو اختیار کیا اور ہر معاملے میں سچائی کو ترجیح دی۔

صدق اختیار کرنے کے طریقے

1. ہمیشہ حق بات کہنے کی عادت اپنائیں۔
2. دل اور نیت کو اللہ کے لیے خالص رکھیں۔
3. دوسروں کے ساتھ معاملات میں دیانت داری اختیار کریں۔
4. قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل کریں۔

---

studyvillas.com

خلاصه

صدق اسلام کی ایک بنیادی اخلاق قدر ہے جو ایمان کا لازمی جزو ہے۔ صدق انسان کو دنیا اور آخرت میں کامیاب بناتا ہے۔ یہ نہ صرف اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے بلکہ انسان کے کردار کو بھی سنوارتا ہے۔ ہمیں اپنی زندگی میں صدق کو اختیار کرنا چاہیے تاکہ ہم ایک اچھے مسلمان اور ایک اچھے انسان بن سکیں۔

Q.4

حقوق و فرائض سے کیا مراد ہے حقوق کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی نیز بتائیں کہ صلہ رحمی کسے کہتے ہیں؟

Ans:

حقوق و فرائض کی تعریف

- **حقوق:**
حقوق سے مراد وہ ذمہ داریاں یا مراعات ہیں جو کسی فرد کو دوسرے فرد، معاشرے یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں حاصل ہوتی ہیں۔ یہ وہ حقائق ہیں جن کا ادا کرنا دوسروں پر لازم ہے۔
- **فرائض:**
فرائض وہ اعمال یا ذمہ داریاں ہیں جنہیں ادا کرنا انسان پر شرعی، اخلاقی یا قانونی طور پر لازم ہوتا ہے۔

حقوق کی اقسام

حقوق کو دو بنیادی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1. حقوق اللہ (اللہ کے حقوق)

studyvillas.com

یہ وہ حقوق ہیں جو بندے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لازم کیے گئے ہیں۔ ان میں شامل ہیں:

- عبادات :نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج۔
- اللہ کی وحدانیت کا اعتراف اور شرک سے اجتناب۔
- اللہ کے احکام کی پیروی اور ممنوعات سے پرہیز۔

2. حقوق العباد (بندوں کے حقوق)

یہ وہ حقوق ہیں جو انسانوں کے آپس کے تعلقات میں ادا کرنا ضروری ہیں۔ ان میں شامل ہیں:

- والدین کے حقوق۔
- اولاد کے حقوق۔
- پڑوسیوں کے حقوق۔
- یتیموں، مسکینوں اور کمزوروں کی مدد۔
- معاملات میں انصاف اور دیانت داری۔

حقوق کی مزید تفصیل

حقوق کی اقسام	وضاحت
حقوق اللہ	نماز، روزہ، زکوٰۃ، اللہ کے احکامات کی تعمیل۔
والدین کے حقوق	ان کی خدمت، عزت اور فرمانبرداری کرنا۔
اولاد کے حقوق	ان کی تعلیم، تربیت اور ان کی ضروریات پوری کرنا۔
پڑوسیوں کے حقوق	ان سے حسن سلوک کرنا، ان کی مدد کرنا اور ان کا خیال رکھنا۔
یتیموں اور مسکینوں کے حقوق	ان کی کفالت، مدد اور ان کے حقوق کی حفاظت۔
معاشرتی حقوق	انصاف، دیانت داری، معاملات میں شفافیت اور مساوات۔

studvillas.com

صلہ رحمی کی تعریف

- **صلہ رحمی:**
  صلہ رحمی کا مطلب رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، ان کی مدد کرنا، ان کی ضرورتوں کا خیال رکھنا اور ان کے ساتھ محبت اور تعاون کا رویہ اپنانا ہے۔

صلہ رحمی کے احکامات

- قرآن مجید میں صلہ رحمی کی تاکید کی گئی ہے:
  "????? ?????????????? ????????? ????????? ????????????
)1: ???????" (??????????????????
  ترجمہ: اللہ سے ڈرو، جس کا واسطہ دے کر تم سوال کرتے ہو، اور رشتوں کے تعلق کو قائم رکھو۔
- حدیث مبارکہ میں ہے:
  ترجمہ: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے رشتہ داروں سے تعلق قائم رکھے۔

صلہ رحمی کے فوائد

1. **اللہ کی رضا:**
   رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔
2. **معاشرتی استحکام:**
   صلہ رحمی سے خاندانوں میں محبت، اتحاد اور تعاون کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

3. **آخرت میں کامیابی:**
   صلہ رحمی کرنے والے کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔

خلاصہ

حقوق و فرائض انسانی زندگی کے لیے ضروری ہیں۔ حقوق کی دو اقسام ہیں: حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ صلہ رحمی حقوق العباد کا ایک اہم پہلو ہے، جو رشتہ داروں کے

ساتھ محبت اور تعلقات کو مضبوط کرنے کا نام ہے۔ ان تعلیمات پر عمل سے انسان دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

Q.5

اسلام سے پہلے عورت کی حیثیت پر جامعہ نور تحریر کریں۔

Ans:

اسلام سے پہلے عورت کی حیثیت

اسلام سے پہلے دنیا کے مختلف معاشروں میں عورت کی حیثیت انتہائی ناگفتہ بہ تھی۔ اسے معاشرے میں کم تر، حقیر اور دوسرے درجے کا انسان سمجھا جاتا تھا۔ عورت کو اس کے بنیادی حقوق سے محروم رکھا گیا اور اسے ظلم و جبر کا نشانہ بنایا گیا۔ مختلف تہذیبوں اور اقوام میں عورت کی حیثیت درج ذیل تھی:

---

1. عرب معاشرہ

اسلام سے قبل عرب میں عورت کی حالت بدترین تھی:

- **زندہ درگور کرنا:**
  بیٹی کو باعث شرمندگی سمجھا جاتا تھا اور بعض قبائل میں بچیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔
  - قرآن مجید میں فرمایا گیا:
    ترجمہ: اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کس جرم میں اسے قتل کیا گیا۔
- **وراثت سے محرومی:**
  عورت کو کسی قسم کی جائیداد یا وراثت میں حصہ نہیں دیا جاتا تھا۔

studyllas.com

- **عزت اور حقوق کی پامالی:**
  عورت کو صرف ایک جنس کی حیثیت سے دیکھا جاتا تھا اور وہ مرد کے رحم و کرم پر ہوتی تھی۔
- **کثرت ازدواج:**
  مرد بے شمار عورتوں سے شادی کرتا تھا اور ان کے حقوق کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی تھی۔

---

2. ہندو تہذیب

- **ستی کا رواج:**
  ہندو معاشرے میں عورت کو شوہر کی ملکیت سمجھا جاتا تھا۔ شوہر کی وفات پر بیوی کو زندہ جلا دیا جاتا تھا، جسے "ستی" کہا جاتا تھا۔
- **تعلیم سے محرومی:**
  عورت کو تعلیم کا کوئی حق حاصل نہیں تھا اور اسے مذہبی رسومات میں شریک ہونے کی اجازت نہیں تھی۔
- **وراثت میں حصہ نہ ملنا:**
  عورت کو جائیداد یا وراثت میں کوئی حق حاصل نہیں تھا۔

---

3. رومی تہذیب

- رومی معاشرے میں عورت کو صرف تفریح اور جنس کی تسکین کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔
- عورت کو جائیداد میں کوئی حق حاصل نہیں تھا اور وہ قانونی حیثیت سے محروم تھی۔

---

4. یونانی تہذیب

- یونانی معاشرے میں عورت کو شیطانی وجود سمجھا جاتا تھا۔
- اسے ذہنی طور پر کمزور اور مرد کی خدمت گزار مانا جاتا تھا۔

---

studvillas.com

5. ایرانی تہذیب

- عورت کو حقیر اور کم تر سمجھا جاتا تھا۔
- کئی کئی شادیاں اور عورت کے ساتھ ظلم عام تھا۔
- بعض اوقات محرم رشتہ داروں سے بھی شادی کا رواج تھا۔

---

6. دیگر اقوام میں عورت کی حیثیت

- **یہودی معاشرہ:**
  یہودی معاشرے میں عورت کو گناہ کی جڑ سمجھا جاتا تھا اور اسے وراثت میں حصہ نہیں دیا جاتا تھا۔
- **عیسائی معاشرہ:**
  ابتدائی عیسائی تہذیب میں عورت کو باعث گناہ سمجھا جاتا تھا اور اسے چرچ میں اہم ذمہ داریوں سے دور رکھا جاتا تھا۔

خلاصہ

اسلام سے پہلے دنیا بھر کے معاشروں میں عورت کو ایک مظلوم اور محروم طبقے کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔ اس کے وجود کو باعث شرم سمجھا جاتا اور اس کے بنیادی انسانی حقوق پامال کیے جاتے تھے۔
اسلام نے آ کر عورت کو عزت، حقوق اور مساوات دی، اور اسے معاشرے کا ایک معزز اور مکمل رکن بنایا۔ اس کے ساتھ اسلامی تعلیمات نے عورت کو وراثت، تعلیم اور معاشرتی حقوق عطا کیے اور اسے مرد کے برابر انسانی حیثیت دی۔

studyvillas.com